

3.1

اسلامی تعلیم کے اہم عناصر: Elements of Islamic education

اسلامی تعلیم کے اہم عناصر کیا ہیں، تفصیل سے بیان کریں۔ • اسلامی تعلیم کے اہم اجزاء کے بارے اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

What are the significant elements of Islamic education; discuss in detail. • What are the salient components of Islamic education: provide your insights in detail.

اسلامی تعلیم کے عناصر سے مراد اسلامی تعلیم کے وہ اجزاء ہیں جن کا با معنی ربط تعلیم کو ایک با مقصد سرگرمی بنا کر افراد کی زندگی اور کردار میں الہامی تعلیمات کے مطابق تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک علم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جب پیغمبر الہامی ہدایات کی روشنی میں انسانوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتا ہے تو یہ عمل تعلیم بن جاتا ہے۔ یہی بطور معلم پیغمبر کی ذمہ داری ہے۔ درج ذیل آیات سے اسلامی تعلیم کے عناصر کا ایک خاکہ سامنے آئے گا: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرہ 129-2-1) اور اے رب! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک رسول اٹھا جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔ تو بڑا غالب اور حکیم ہے۔ “لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ 4-3-164 (آل عمران) ” درحقیقت اللہ نے اہل ایمان پر تو یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔“ ان آیات کی روشنی میں اسلامی تعلیم کے درج ذیل اہم عناصر سامنے آتے ہیں۔ یہ عناصر اسلامی تعلیم کی بنیاد اور مقاصد بھی ہیں۔ یہ عناصر درحقیقت تربیتی مراحل ہیں جن سے گزر کر حقیقی مسلمان پیدا ہوتے ہیں جو اسلامی تعلیم کا حاصل (Product of Islamic education) ہیں۔

ترسیل علم Transmitting knowledge: ترسیل علم سے مراد علم کا ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچانا ہے۔ ”یتلو علیہم ایتہ“ سے مراد یہ ہے کہ پیغمبر الہامی آیات (Divine text) انسانوں تک پہنچاتا ہے۔ تعلیم کے اس مرحلے میں انسانی زندگی کے نصاب کی صورت میں پیغمبر اللہ کی آیات انسانوں تک پہنچا کر انہیں خدا انسان اور کائنات کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے۔

تشریح علم Interpreting knowledge: تشریح علم سے مراد الہامی الفاظ کو عام انسانوں کے لیے قابل فہم بنانا ہے۔ تشریح علم کے اس عمل کے نتیجے میں حدیث کا تصور ابھرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث کے بغیر قرآنی تصورات مثلاً توحید رسالت آخرت اور دین کے دیگر تصورات کو مکمل طور پر سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ تعلیم کے اس مرحلے میں انسان الہامی تعلیمات کے حقیقی معانی سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یہ درجہ ”وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ“ کا ہے۔

تزکیہ نفس Purifying the soul: تعلیم کے اس درجے میں پیغمبر تلاوت آیات اور تشریح آیات کے بعد نفس انسانی میں خیر و شر کی تمیز پیدا کر کے فرد کو صالح انسان بناتا ہے۔ رب کریم ارشاد فرماتے ہیں: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى (30-87-14) الاعلیٰ ”فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی۔“ یہ تعلیم کا وہ درجہ ہے جہاں پر انسان خدائی احکامات کی پابندی کرتے ہوئے اپنی خواہشات اللہ کی خواہشات کے تابع کر دیتا ہے۔ یہی وہ درجہ ہے جس پر پیچھے والوں کو اللہ نے فلاح اور رضائے خداوندی کی بشارت دی ہے۔

تعلیم حکمت Instructing the wisdom: الہامی تعلیمات سے آگاہی اور زندگی میں ان کے اطلاق کے بعد فرد میں روحانی پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی روحانی پاکیزگی کو اللہ نے دنیوی اور اخروی فلاح کا زینہ قرار دیا ہے۔ روحانی پاکیزگی کے اس درجہ پر انسان کی فطری صلاحیتیں نمودار ہونا شروع ہوتی ہیں جو زندگی کے مختلف شعبوں میں فرد کو کامیابی دلاتی ہیں۔ فرد کی دانش اور شعور رب کریم کی عطا ہے جو انسان کو نفسانی پاکیزگی کی صورت میں ملتا ہے۔ اسی شعور کی بدولت فرد کو مقصد حیات سے آگاہی ملتی ہے۔ یہ آگاہی اللہ کے نزدیک حقیقی دولت ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: **يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (269-2-3) البقرة** ”جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت ملی اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی۔ ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں جو دانش مند ہیں۔“

3.2

قرآن کی روشنی میں تعلیم کی اہمیت: Significance of education as per holy Koran

قرآن کی روشنی میں تعلیم کی اہمیت کیا ہے واضح کیجیے۔ • قرآن کا تعلیم کی اہمیت کے بارے میں موقف بیان کیجیے۔ قرآنی آیات سے دلائل پیش کیجیے۔

What is the significance of knowledge and education in the light of holy Koran. • What is the utility of education as per Koran. • Give the Koranic arguments in favor of the significance and excellence of education and knowledge.

اسلام معاشرے کے افراد کی تعلیم و تربیت کو انسانی شعور کی نمونہ خالق کائنات کی پہچان اور متوازن اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے ضروری خیال کرتا ہے۔ اسلامی نظام تعلیم کی تشکیل کے بغیر اسلام کے مطلوب افراد پیدا نہیں کیے جاسکتے۔ قرآن حکیم میں تعلیم و تربیت کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوگی:

پہلی وحی The first revelation: علم کا حصول وحی کی صورت میں اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے نازل کردہ پہلا حکم ہے۔ ارشاد رب کریم ہے: **اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (96-30) العلق** ”پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو جسے ہوئے خون سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔ اسی رب نے قلم کے ذریعے انسان کو تعلیم دی۔ انسان کو ان باتوں کا علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔“

اہل علم خدا کو محبوب ہیں The knowledgeable are loved by Allah: تعلیم رضائے الہی ﷻ کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جو شخص علم کے حصول کے لیے کوشش کرتا ہے اللہ ﷻ کے ہاں اس کے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (58-28) (المجادلہ)

تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ جل جلالہ انہیں بلند درجے عطا فرمائے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ کو اس کی خبر ہے۔

عالم اور جاہل برابر نہیں Literate and illiterate not equal: اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔ ارشاد

ربانی ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (9-39-23) الزمر

ان سے پوچھو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔

اس ارشاد ربانی ﷺ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے ہاں اہل علم کے لیے بلند درجات ہیں جبکہ غیر تعلیم یافتہ افراد کے لیے اللہ تعالیٰ ﷻ کے ہاں کوئی مقام نہیں ہے۔

دنیا و آخرت کی بھلائی Welfare of this life and the hereafter: خدا کے نزدیک جسے علم کی دولت عطا کی جاتی ہے اسے دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں اور کامیابیاں عطا کر دی جاتی ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَكِّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (269-2-3) البقرہ

(اللہ) جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت (علم) ملی اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی۔ ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں جو دانش مند ہیں۔

خدائی صفات کی گواہی Witness to Allah's attributes: اللہ تعالیٰ ﷻ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے اور اہل علم اللہ تعالیٰ ﷻ کی ایسی بے مثال صفات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رب ذوالجلال نے علم رکھنے والے لوگوں کو اپنی صفات کی گواہی دینے کے لیے منتخب کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَانِمًا بِالْقُسْطِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (118-3-3) آل عمران

اللہ نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور یہی شہادت فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے کہ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔

زندگی کی بنیادی قوت A vital force of life: اسلام نے تعلیم کو زندگی کی بنیادی قوت اور راز حیات قرار دیا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ (114-20-16) طہ اور دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر۔

اہل تقویٰ کی خصوصیت Characteristic of God-fearing persons: قرآن نے اہل علم لوگوں کو اہل تقویٰ کہا ہے۔ یہی تقویٰ فرد کو خود شناسی اور خدا شناسی کے قابل بناتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝ (28-35-22) فاطر

حقیقت یہ ہے کہ اللہ ﷻ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔

تدریس بطور پیغمبرانہ سرگرمی Teaching as a Prophetic activity: اللہ تعالیٰ ﷻ نے تعلیم و تربیت کو پیغمبرانہ سرگرمی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ﷻ نے پیغمبر اسلام کو جو مہداریاں سونپیں ان میں انسانوں کو دانائی اور حکمت کی تعلیم بھی شامل ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَافِقِينَ ۝ (164-3-4) آل عمران

درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ ﷻ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

3.3

حدیث کی روشنی میں تعلیم کی اہمیت : Significance of education as per holy Hadith

حدیث کی روشنی میں تعلیم کی اہمیت کیا ہے؟ واضح کیجیے۔ • حدیث رسول کریم ﷺ کی روشنی میں تعلیم و تدریس کی اہمیت بیان کیجیے۔ احادیث کے عربی متن سے اپنے موقف کی وضاحت کیجیے۔

What is the significance of education and knowledge in the light of Holy Saying. • What is the utility of education as per Hadith. • Quote Hadiths in favor of the significance and excellence of education and knowledge.

اسلام نے دریافت علم، حصول علم اور اشاعت علم پر خصوصی توجہ دی ہے۔ تعلیم اس منظم کوشش کا نام ہے جس کے ذریعے علم سے متعلقہ تمام مقاصد حاصل ہو جائیں۔ جہاں قرآن میں تعلیم و تربیت کی اہمیت سے متعلق آیات ملتی ہیں وہاں حدیث نبویؐ بھی تعلیم و تربیت کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے۔ حدیث نبویؐ کی روشنی میں تعلیم کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوگی:-

بنیادی وظیفہ رسالت Fundamental function of Prophethood: نبی کریم ﷺ دنیا کے تمام انسانوں کے لیے معلم بن کر تشریف لائے۔ اسی لیے انہیں معلم انسانیت کہا جاتا ہے۔ آپ نے خود فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

مذہبی فریضہ Religious duty: نبی کریم ﷺ نے حصول علم کو ہر مسلمان مرد اور عورت کا مذہبی فریضہ قرار دیا ہے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (ابن ماجہ) علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

نیکی کا تسلسل Continuity of goodness: اشاعت علم کا شمار ایسی نیکیوں میں ہوتا ہے جس کا تسلسل معلم یا عالم کے مرنے کے بعد بھی رہتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ (مسلم)

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے: ایک صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی ہے۔

متعلم کی فضیلت Excellence of a learner: اسلام کے نزدیک حصول علم کا عمل جہاد کے برابر ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ (الترمذی) جو شخص علم کی جستجو میں نکلتا ہے تو وہ لوٹنے تک اللہ ﷻ کی راہ میں شمار ہوگا۔

عالم کی فضیلت Excellence of a scholar: اسلام اہل علم اور دانشوروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ عالم کی فضیلت سے متعلق ارشاد

نبوی ﷺ ہے:

فَضَّلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةُ فِي حُجْرَتِهَا وَحَتَّى الْحُوتُ لِيُصَلُّوا عَلَيَّ مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرِ (الترمذی)

عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ﷻ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی مخلوق، حتیٰ کہ چوٹی اپنے بل میں اور مچھلی پانی میں لوگوں کو بھلائی (علم) سکھانے والوں پر (معلمین) پر اپنے اپنے انداز میں رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔

زندگی پر محیط سرگرمی Lifetime activity: اسلام نے حصول علم کو زندگی کے کسی دور سے مخصوص نہیں کیا ہے۔ ایک مسلمان کو تمام عمر حصول علم کی سرگرمی میں مصروف رہنا چاہیے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

أَطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى الْخَدِّ مَهْدٌ (گود) سے لحد (قبر) تک علم حاصل کرو۔

ترسیل علم Transmission of knowledge: اسلام نہ صرف حصول علم پر زور دیتا ہے بلکہ اسے دوسری نسلوں تک منتقل کرنے کی ہدایت کر کے باضابطہ علم، تعلیم کی بنیاد بھی رکھتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور حاصل شدہ علم دوسروں تک منتقل کرے۔

عمل تعلیم کی عظمت Grandeur of the educative process: اسلام نے عمل تعلیم کو ایک عظیم عمل قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”معلم بن جاؤ یا متعلم اور تیسری حالت اختیار نہ کرو۔“

جنت کا راستہ Highway to Heaven: اسلام نے علم کے راستہ کو جنت کا راستہ قرار دیا ہے۔ یعنی جو شخص حصول علم کی کوشش میں لگا رہتا ہے تو وہ درحقیقت حصول جنت کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ (ابوداؤد)

جو شخص ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

بنیاد ہائے اسلامی تعلیم : Foundation of Islamic education

واضح کریں اسلامی تعلیم کی اہم بنیادیں کیا ہیں۔ • تعلیم کی نظریاتی، فلسفیانہ، نفسیاتی، سماجی اور اقتصادی بنیادیں کیا ہیں۔ • تعلیم کی پانچ اہم بنیادیں کیا ہیں۔ • اسلامی تعلیم کی نمایاں بنیادیں کیا ہیں اور ان کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں۔ • اسلامی تعلیم کی نظریاتی، فلسفیانہ اور نفسیاتی بنیادوں کے اجزاء کیا ہیں۔ • اسلامی تعلیم کے مقاصد کے تعین کی بنیادیں کیا ہیں۔

What is 'foundations of education' and what are significant foundations of education. • What are the ideological, philosophical, psychological, sociological and economic foundation of education. • What are the five significant foundations of education. • What are the salient foundations of education and what their salient characteristics are. • What are the elements of ideological, philosophical and psychological foundation of education. • What are the foundation of the determination of the objectives of education.

بنیاد ہائے تعلیم وہ محرکات اور عوامل ہیں جنہیں تعلیم کے مختلف اجزاء کی تشکیل اور تنظیم کے دوران مد نظر رکھا جاتا ہے۔ • بنیاد ہائے تعلیم بنیادی عوامل کو کہتے ہیں جو تعلیم کے مختلف اجزاء جیسے کہ مقاصد، نصاب، تدریسی طریقے اور جائزے کے ڈھانچے اور تنظیم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ • بنیاد ہائے تعلیم ان پہلوؤں کو کہتے ہیں جو فرد اور اجتماعی زندگی کے متعلق ہوتے ہیں اور کسی قوم کے لیے تعلیمی نظام کی تشکیل کے وقت مد نظر رکھے جاتے ہیں، جیسے کہ تعلیم کی نظریاتی بنیاد، تعلیم کی سماجی بنیاد اور تعلیم کی نفسیاتی بنیاد وغیرہ۔ • بنیاد ہائے تعلیم ان معاملات اور امور کو کہتے ہیں جو تعلیمی اجزاء کی تشکیل کے دوران مد نظر رکھے جاتے ہیں۔ ان بنیادوں کے مطابق ترتیب دیے گئے مقاصد قومی امنگوں اور انفرادی صلاحیتوں کو پورا کرتے ہیں۔ • تعلیمی عمل کے آغاز سے قبل بنیاد ہائے تعلیم کا تعین ضروری ہوتا ہے۔ • بنیاد ہائے تعلیم، بطور ایک شعبہ، خاص طور پر اس متنوع سیاق و سباق پر غور کرتا ہے جس میں تعلیمی مظاہر رونما ہوتے ہیں اور مختلف فلسفیانہ اور ثقافتی نقطہ نظر کے ساتھ تعبیر و تشریح میں تبدیلی آتی ہے۔ • یہی وہ بنیادیں ہیں جو تعلیم کی منزل کا تعین کرتی ہیں۔ ذیل میں تعلیم کی اہم بنیادیں دی گئی ہیں:-

نظریاتی بنیاد ہائے تعلیم Ideological Foundation of Education: تعلیم کی نظریاتی بنیاد ان بنیادی افکار اور نظریات کو کہتے ہیں جنہیں تعلیمی نظام کی ترقی کے دوران خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ بنیاد اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تعلیم قوم کے نظریاتی اور ثقافتی تشخص کی حفاظت کرے اور اسے فروغ دے۔ نظریاتی بنیاد قوم کے عقائد، اقدار اور اصولوں پر مبنی ہوتی ہے جو اس کے قومی نصب العین کی تکمیل میں مدد دیتی ہے۔ اسلامی تناظر میں نظریاتی بنیاد میں قرآن و سنت کے اصولوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جو فرد اور معاشرتی زندگی کی رہنمائی کرتے ہیں۔ نظریاتی بنیاد یہ طے کرتی ہے کہ تعلیم کے ذریعے نہ صرف فرد کی ذہنی و اخلاقی تربیت ہو بلکہ اسے معاشرتی ذمہ داریوں کے لیے تیار کیا جائے۔

فلسفیانہ بنیاد ہائے تعلیم Philosophical Foundation of Education: تعلیم کی فلسفیانہ بنیاد سے مراد معاشرے کے فلسفیانہ نقطہ نظر کو تعلیمی نظام میں شامل کرنا اور اسے مختلف تعلیمی عناصر میں ظاہر کرنا ہے۔ فلسفیانہ بنیاد زندگی کے بنیادی سوالات کا تجزیہ کرتی ہے جیسے انسان کا مقصد کیا ہے، اس کی کائنات میں جگہ کیا ہے، اور معاشرتی انصاف کی اصل کیا ہے۔ یہ بنیاد یہ طے کرتی ہے کہ تعلیم کا مقصد فرد کو ایک بہترین انسان بنانا اور معاشرے کے لیے کارآمد شہری بنانا ہے۔ اسلامی فلسفیانہ بنیاد کے تحت تعلیم انسان کی روحانی، اخلاقی اور جسمانی ترقی پر زور دیتی ہے۔ فلسفہ تعلیم یہ طے کرتا ہے کہ تدریسی طریقے، نصاب اور مقاصد کیسے ترتیب دیے جائیں تاکہ یہ معاشرے کی ضروریات اور اقدار کی تکمیل کر سکیں۔ فلسفیانہ بنیاد کے بغیر تعلیمی نظام بے سمت ہو سکتا ہے، کیونکہ یہی بنیاد تعلیم کی منزل اور اس کے طریقہ کار کا تعین کرتی ہے۔

نفسیاتی بنیاد ہائے تعلیم Psychological Foundation of Education: تعلیم کی نفسیاتی بنیاد بچوں کی فطری ضروریات، رجحانات، اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی عمل کو ترتیب دینے پر زور دیتی ہے۔ نفسیات کی بنیاد پر یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ بچے کس طرح سیکھتے ہیں، ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کس انداز میں ہوتی ہے، اور ان کی دلچسپیاں اور رویے کیسے پروان چڑھتے ہیں۔ نفسیاتی بنیاد کے ذریعے بچوں کی انفرادی ضروریات کو سمجھ کر ان کے لیے مناسب تعلیمی ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ بنیاد اس بات کو بھی مد نظر رکھتی ہے کہ بچوں کو کس طرح ترغیب دی جائے اور ان کی فطری دلچسپیوں کو تعلیمی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ نفسیاتی اصول یہ طے کرتے ہیں کہ تدریس کے دوران مختلف تدریسی طریقے اور مواد بچوں کی عمر اور ذہنی استعداد کے مطابق کیسے منتخب کیے جائیں۔ نفسیاتی بنیاد کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم بچوں کی شخصیت سازی میں معاون ثابت ہو اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھائے۔

سماجی بنیاد ہائے تعلیم Sociological Foundation of Education: تعلیم کی سماجی بنیاد سے مراد یہ ہے کہ تعلیمی نظام معاشرے کی ضروریات، خواہشات، اور تقاضوں کو پورا کرے۔ یہ بنیاد معاشرے کی ثقافتی، سماجی اور اقتصادی ساخت کو مد نظر رکھتی ہے اور تعلیم کے ذریعے ان عناصر کو مضبوط بناتی ہے۔ سماجی بنیاد کے تحت تعلیم کو اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ وہ معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرے، طبقاتی فرق کو کم کرے، اور افراد کو سماجی ذمہ داریوں کے لیے تیار کرے۔ اسلامی تعلیم کے تناظر میں سماجی بنیاد عدل، مساوات اور بھائی چارے کی تعلیم دیتی ہے۔ یہ بنیاد یہ طے کرتی ہے کہ تعلیم کس طرح افراد کو اجتماعی زندگی کے لیے تیار کرے اور انہیں معاشرتی ترقی میں حصہ لینے کے قابل بنائے۔ سماجی بنیاد کے تحت یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ تعلیم کس طرح معاشرتی مسائل جیسے ناخواندگی، غربت اور عدم مساوات کا حل فراہم کرتی ہے۔

معاشی بنیاد ہائے تعلیم Economic Foundation of Education: تعلیم کی معاشی بنیاد قوم کی اقتصادی ضروریات اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی نظام کی تشکیل پر زور دیتی ہے۔ یہ بنیاد اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تعلیم کے ذریعے افراد کو معاشی طور پر خود کفیل بنایا جائے اور وہ قوم کی اقتصادی ترقی میں کردار ادا کر سکیں۔ معیشت کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تعلیمی نصاب میں کون سے مضامین شامل کیے جائیں، جیسے پیشہ ورانہ تعلیم، ٹیکنالوجی، اور ہنر کی ترقی۔ اسلامی تناظر میں معاشی بنیاد اس بات پر زور دیتی ہے کہ تعلیم کے ذریعے حلال روزگار کے مواقع پیدا کیے جائیں اور طلبہ کو رزق حلال کمانے کی تربیت دی جائے۔ معاشی بنیاد یہ طے کرتی ہے کہ تعلیمی وسائل کس طرح فراہم کیے جائیں، فنڈنگ کے ذرائع کیا ہوں، اور تعلیمی اخراجات کس طرح منصفانہ انداز میں تقسیم کیے جائیں۔ اس بنیاد کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم معیشت کے تمام شعبوں کی ترقی میں معاون ثابت ہو۔

3.5

اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیادیں : Ideological foundations of Islamic education

اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیادیں کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔ ● خدا، انسان اور کائنات بارے میں اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی اساسات کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔

What are the ideological foundations of Islamic education. ● Discuss the ideological doctrines of Islamic education. ● What are the significant features of ideological foundation of Islamic education.

اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیاد سے مراد خدا، انسان اور کائنات کے بارے میں وہ الہامی اصول ہیں جن کی بنیاد پر انسان اور خدا کے درمیان تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہی الہامی اصول اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیاد ہیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے تحت وجود پانے والے نظام تعلیم کے تمام عناصر میں خدا

‘انسان اور کائنات کے بارے میں الہامی اصول عملی صورت میں نظر آتے ہیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیادوں میں خدا، انسان اور کائنات کے تصورات بہت اہم ہیں۔ نظریاتی بنیادوں میں دیکھا جاتا ہے کہ اس قوم کا خدا، انسان اور کائنات کے بارے میں کیا تصور ہے۔ اسلامی نظام تعلیم کی تشکیل میں اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیادوں کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ بنیادیں درج ذیل ہیں:-

حقیقتِ اصلیه The absolute reality: اس کائنات کی حقیقت اصلیه اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ ہے۔ وہ خالق کائنات ہے۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ اقتدار علی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ ہر چیز پر اسی کا حکم چلتا ہے۔

سرچشمہ علم Fountainhead of knowledge: اللہ تعالیٰ کی ذات علم و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ وحی مستند اور قطعی ذریعہ علم ہے۔ علم وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر کے ذریعے انسانوں تک پہنچتا ہے۔ باقی تمام ذرائع علم کی صحت امکانی ہے۔ وحی کے بغیر انسان زندگی کے حقائق کا فہم حاصل نہیں کر سکتا۔

تخلیق کائنات Creation of universe: ان گنت سیاروں اور کہکشاؤں پر مشتمل یہ وسیع کائنات کسی اتفاق یا حادثہ کا نتیجہ نہیں۔ یہ ایک بامعنی سلطنت ہے۔ جس کا نظام خود اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ یہ نظام اسی کے حکم سے چل رہا ہے۔

محمدؐ بطور نمونہ Mohammad as a role model: حضرت محمدؐ کی سیرت دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ایک نمونہ ہے جس پر عمل کر کے وہ دنیا میں کامیابی اور آخرت میں رضائے خداوندی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپؐ کی زندگی قیامت تک آنے والے انسان کے لیے مشعل راہ ہے۔

دین و دنیا کی وحدت Integration between world and religion: اسلامی فلسفہ تعلیم دین اور دنیا کو دو علیحدہ علیحدہ خانوں میں تقسیم نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک دین اور دنیا ایک ہی وحدت کے دو سلسلے ہیں۔ انہیں دو اکائیوں میں تقسیم کرنے سے مقصد حیات حاصل نہیں ہو سکتا۔

3.6

اسلامی فلسفہ تعلیم کی سماجی بنیادیں: Sociological foundations of Islamic philosophy of education

اسلامی فلسفہ تعلیم کی سماجی بنیادیں کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔ • آپ کے خیال میں اسلامی فلسفہ تعلیم کی معاشرتی بنیادیں کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔

What are the sociological foundations of Islamic philosophy of education. • Discuss the sociological views of Islamic philosophy of education.

اسلامی فلسفہ تعلیم کی سماجی بنیاد سے مراد نظام تعلیم کی تشکیل میں اسلامی نقطہ نظر سے فرد کی معاشرتی ضروریوں کو پیش نظر رکھنا ہے۔ فرد اور معاشرہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ معاشرے کے بغیر کوئی فرد کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔ تعلیمی عمل میں فرد کی معاشرتی ضروریات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ تعلیم فرد کی اس انداز میں معاشرتی تربیت کرنا چاہتی ہے کہ وہ معاشرے کا مفید کارکن بن سکے۔ تعلیم کی فرد کے بارے میں یہی معاشرتی کوشش تعلیم کی سماجی بنیاد ہے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کی سماجی بنیاد سے مراد نظام تعلیم کی تشکیل کے سلسلے میں افراد کی معاشرتی ضروریات اور معاشرتی استحکام کے ذرائع کو پیش نظر رکھنا ہے۔ دنیا کا ہر نظام تعلیم معاشرتی ضروریات کو تعلیم کی بنیاد بناتا ہے۔ یہی بنیاد تعلیم کی معاشرتی بنیاد ہوتی ہے جس کی بدولت افراد کی معاشرتی نمو اور معاشرتی استحکام جیسے اہم مقاصد تعلیم حاصل ہوتے ہیں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کی سماجی بنیاد سے مراد نظام تعلیم کی تشکیل کرتے

وقت فرد کی معاشرتی ضرورتوں کو پیش نظر رکھنا ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق دنیا کے تمام مسلمان اسلامی معاشرہ کے رکن ہیں۔ ان کی تعلیم کا معاشرتی مقصد انہیں اسلامی معاشرے کا مفید رکن بنانا ہے۔ ماہرین نے اسلامی فلسفہ تعلیم کی درج ذیل معاشرتی بنیادوں کی نشان دہی کی ہے:-

انسان خلیفہ اللہ ہے Man is the vicegerent to Allah : انسان اشرف المخلوقات اور زمین پر خدا کا نائب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز کو انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ وہ اپنے اعمال کے سلسلے میں خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔ اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے وہ خدا کے حکم کو اسلامی معاشرے میں جاری کرے گا۔

دنیا عارضی ہے The world is short-lived : یہ دنیا عارضی اور آخرت مستقل جگہ ہے۔ دنیا میں کیے جانے والے اعمال کا بدلہ روز آخرت ملنے والا ہے۔ خدا کی خوشنودی کے حصول کے لیے ترک دنیا جائز نہیں۔ کوئی فرد معاشرتی سرگرمیوں میں شرکت کرتے ہوئے بھی اس مقصد کو پاسکتا ہے۔

انسان آزاد ارادہ رکھتا ہے Man has a free will : معاشرے میں رہنے والا فرد مجبور شخص نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ارادہ ادہ اور شعور دیا ہے۔ انسان کو بتا دیا گیا ہے کہ کون سا راستہ اس کے لیے درست اور کون سا غلط ہے۔ اب انسان پر منحصر ہے کہ وہ اپنے لیے کون سا راستہ اختیار کرتا ہے۔

صالح اسلامی معاشرے کا قیام Establishment of righteous Islamic society : اسلام کا پیش کردہ نظام اقدار ایک صالح اسلامی معاشرے کے قیام کی ضمانت دیتا ہے۔ ان اقدار کی بنیاد پر انفرادی اور اجتماعی پاکیزگی کا حصول ممکن ہو سکتا ہے۔ صبر، سچائی، انصاف، امانت، اخوت اور مساوات جیسی اعلیٰ اخلاقی اقدار کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہیں۔ تعلیمی عمل کے ذریعے یہ اقدار معاشرے کے افراد کے کردار کا حصہ بنائی جاتی ہیں۔

اقلیتوں کی تعلیم Education of minorities : اسلامی فلسفہ تعلیم اقلیتوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ جس طرح معاشرے کے تمام افراد کو تعلیم و تربیت کے یکساں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں اسی طرح اقلیتوں کی تعلیم و تربیت کے لیے بھی خصوصی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

معاشرتی اقدار کا خالق Creator of social values : معاشرتی اقدار کی خالق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ انسانی ذہن اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ انسان کے لیے کون سی چیز اچھی اور کون سی بری ہے۔ خیر و شر کے پیمانے خدا نے متعین کر دیے ہیں اور انہی پیمانوں کی بنیاد پر اسلامی معاشرتی زندگی کا نظام چلتا ہے۔

3.7

اسلامی فلسفہ تعلیم اور اس کے تعلیمی اطلاقات : Islamic philosophy and its educational applications

اسلامی فلسفہ تعلیم کیا ہے اور اس کے تعلیمی اطلاقات کیا ہیں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کیا ہے اور اس کے تعلیمی مضمرات کیا ہیں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے بنیادی افکار کی وضاحت کریں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے فلسفیانہ نظریات بیان کریں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے بنیادی سوالات کی وضاحت کریں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کی بنیادوں کی وضاحت کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم بطور تعلیمی فلسفہ وضاحت کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے بنیادی دعوے کیا ہیں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کا تفصیلی جائزہ پیش کیجیے۔ • تعلیمی عمل میں اسلامی فلسفہ تعلیم کا کردار زیر بحث لائیے۔ • تعلیمی عمل پر اسلامی فلسفہ تعلیم کے اثرات کا تفصیلی جائزہ پیش کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کی اساسات کیا ہیں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے فلسفیانہ اور تعلیمی نظریات کی وضاحت کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کی مبادیات کیا ہیں۔

What in Islamic philosophy and what its educational applications are. • What are the educational implications of Islamic philosophy. • What is Islamic philosophy and what its educational concepts are. • What are the philosophical foundations of Islamic philosophy. • What are the foundations of Islamic philosophy. • What are the basic questions of Islamic philosophy. • What are the bases of Islamic philosophy. • What are the philosophical and educational doctrines of realism. • Discuss Islamic philosophy as an 'educational philosophy'. • Give a detailed account of Islamic philosophy. • What is the role of Islamic philosophy in the practices of education. • What are the effects of Islamic philosophy on the process of education. • What are the basic philosophical and educational assertions of Islamic philosophy. • What are the significant philosophical and educational aspects of Islamic philosophy of education.

اسلامی فلسفہ تعلیم سے مراد تعلیم سے متعلق اسلام کے پیش کردہ اصولوں اور تصورات کا تعلیمی عمل پر اطلاق ہے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم ان تعلیمی روایات اور اطلاقات کا مجموعہ ہے جو اسلام نے پیش کی ہیں۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم اسلام کا پیش کردہ وہ کائناتی نقطہ نظر ہے جسے اسلامی معاشرہ میں جاری نظام تعلیم میں سمویا جاتا ہے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم سے مراد افراد کی تعلیم کا ایسا باضابطہ نظام فکر ہے جسے اسلامی اصولوں کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ نظام فکر اسلامی اصولوں کی بنیاد پر تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم حقیقت میں اسلامی اصولوں پر مبنی ایک نظریہ ہے جس سے رہنمائی لینے والا نظام تعلیم اسلامی نظام تعلیم میں ڈھل جاتا ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دنیا کا واحد تعلیمی فلسفہ ہے جو آسمانی تعلیمات کی روشنی میں تشکیل دیا گیا ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے تعلیمی اطلاقات سے منسلک اہم نکات یہ ہیں:-

ما بعد الطبیعیات The metaphysics: اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق انسان کے گرد پھیلی ہوئی وسیع کائنات کسی اتفاق یا حادثہ کا نتیجہ نہیں۔ یہ ایک منظم سلطنت ہے جیسے اللہ ﷻ نے تخلیق کیا ہے۔ وہی اس کائنات کا مالک اور حقیقی حکمران ہے۔ ساری کائنات کی حرکت اللہ کے بنائے ہوئے قانون اور ارادے کے تابع ہے۔ انسان اس دنیا میں اللہ کا خلیفہ اور نائب ہے۔ اللہ نے کائنات کی ہر چیز انسان کے لیے مسخر کر دی ہے۔ کائنات کے نظام میں ایک زبردست تنظیم پائی جاتی ہے۔ عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اس عظیم نظام کو چلانے والی کوئی ہستی ضرور ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے ما بعد الطبیعیاتی پہلو کو قرآن اور حدیث میں کچھ اس طرح واضح کیا گیا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّبَكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّلَكَ فَعَدَلَكَ ۝ لَا فِي آيٍ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ ط (6-81-30) الانفطار** اے انسان! کس چیز نے تجھے اپنے رب کریم کی طرف سے دھوکہ میں ڈال دیا جس نے تجھے پیدا کیا تیرے اعضاء درست کیے تجھے متناسب بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کیا۔ **يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۝ وَاللَّهُ تَرْجِعُ**

الْمُؤْرُو (76-22-17) الْحَجَّ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہیں وہ اللہ سے بھی جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی واقف ہے اور سارے معاملات اسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَيُمِيتُ ط وَمَا لَكُمْ مِّنْ ذُوْنِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيْرٍ (116-9-11) التَّوْبَةِ بے شک زمین اور آسمانوں کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ اسی کے اختیار میں زندگی اور موت ہے۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔

علمیات The Epistemological: اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق انسان کی حس اور عقلی قوانین زندگی اور کائنات کے بنیادی سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ حس عقل اور تجربہ سے حاصل ہونے والا علم حتمی اور قابل بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ مکمل علم وہی ہے جو اللہ نے وحی کی صورت میں اپنے پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔ وحی سے حاصل شدہ علم الہامی علم کہلاتا ہے۔ یہ علم انسانی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ الہامی علم قرآن کی صورت میں انسانوں کے پاس ہے۔ اس علم نے دین اور دنیا کی مصنوعی علیحدگی کو ختم کر دیا۔ الہامی علم کے ذریعے ہی خالق کائنات نے خود اپنا اظہار کیا جس کی تلاش میں دانش ور اور فلسفی صدیوں سے اندھیروں میں بھٹک رہے تھے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے علمباتی پہلو کو قرآن اور حدیث میں کچھ اس طرح واضح کیا گیا ہے۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيُّ حَكِيمٌ (51-42-25) الشُّورَى کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس سے رو برو بات کرے۔ اس کی بات یا تو وحی کے طور پر ہونی ہے یا پردے کے پیچھے سے یا پھر وہ کوئی پیغام بھیجتا ہے اور وہ اس کے حکم سے جو کچھ وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے۔ وہ برتر اور حکیم ہے۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ط (1-96-30) العلق ”پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو جیسے ہوئے خون سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔ اسی رب نے قلم کے ذریعے انسان کو تعلیم دی۔ انسان کو ان باتوں کا علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔“ اَطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمُهْدِ إِلَى الْخُلْدِ مہد سے لے کر تک علم حاصل کرو۔ (الحديث)

قدریات The axiology: اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق قرآن میں بیان کردہ سماجی اور اخلاقی اقدار انسانی کردار کا معیار ہیں۔ اسلام کی پیش کردہ اقدار پر عمل کر کے انسان اپنی دنیوی اور اخروی زندگی کی تکمیل کر سکتا ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم ایسے نظام تعلیم کا قائل ہے جو انسان کی زندگی کو منظم کر کے اس میں خیر و شر کا فہم پیدا کر دے۔ ہر انسان میں فطری طور پر ایک اخلاقی حس موجود ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ خیر و شر میں فرق کرتا ہے۔ انسانیت کے مجموعی شعور نے بعض اخلاقی اوصاف پر خوبی اور بعض پر برائی کا ہمیشہ یکساں حکم لگایا ہے۔ سچائی، انصاف، امانت اور صبر جیسے اوصاف کو ہمیشہ اچھا سمجھا گیا ہے۔ اخلاقی اقدار دراصل وہ عالم گیر حقیقتیں ہیں جن کو دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے پسند کرتے آرہے ہیں۔ نیکی اور بدی کوئی خفیہ چیزیں نہیں ہیں۔ انہیں کہیں سے تلاش کر کے نہیں لانا پڑتا۔ نیکی و بدی کا شعور انسان کی فطرت میں شامل ہے قرآن نے نیکی کو ”معروف“ اور بدی کو ”منکر“ کہا ہے۔ یعنی نیکی وہ ہے جسے تمام انسان بھلا جانتے ہیں اور منکر وہ ہے جسے کوئی بھی خوبی کی حیثیت سے نہیں جانتا۔ اسلامی فلسفہ تعلیم رضائے الہی کی بنیاد پر اخلاقی اقدار کے لیے بلند معیار فراہم کرتا ہے۔ وہ خوف خدا کے ذریعے اخلاقیات کو قوت دیتا ہے جس کی بدولت انسان بغیر کسی خارجی دباؤ کے اخلاقی اصولوں پر عمل کرتا ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم ایسا نظام تعلیم تجویز کرتا ہے جو معروف پر قائم ہو اور منکر سے پاک ہو۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے قدریات پہلو کو قرآن وحدیث میں کچھ اس طرح واضح کیا گیا ہے: فَالْتَمِمْهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (8-91-30) الشَّمْسِ پھر اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری (نیکی) اس پر الہام کر دی۔ وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۖ وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (35-41-24) حَمَةُ السَّجْدَةِ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں۔ یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیب والے ہوتے ہیں۔ رسول کریم نے فرمایا کہ مجھے اپنے نفس سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بولو تو سچ بولو وعدہ کرو تو پورا کرو امانتیں ادا کرو شرم گاہوں کی حفاظت کرو، نگاہیں نیچی رکھو، اپنے ہاتھ بند رکھو۔ (احمد بیہقی) رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا انسان افضل ہے۔ فرمایا! ”ہر صاف دل اور سچی زبان والا“ (ابن ماجہ)

مقاصد تعلیم The Objectives of education: اسلامی فلسفہ تعلیم کی رو سے تعلیم بذات خود کوئی مقصد نہیں رکھتی بلکہ یہ مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اسلام کے نزدیک تعلیم وہ عمل ہے جو فرد کو رضائے الہی کے حصول کے قابل بناتا ہے اور اس میں خلافت ارضی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کی اہلیت

پیدا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیم فرد سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ دین کی تبلیغ، اشاعت اور تحفظ کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے گا۔ اسلامی تعلیم کا فرض ہے کہ وہ فرد کی تربیت اس انداز میں کرے کہ اس کی انفرادی خواہشات اللہ کی رضا سے ہم آہنگ ہو جائیں۔

نصاب Curriculum: اسلام کے نزدیک نصاب ان سرگرمیوں کا مجموعہ ہے جن کے ذریعے افراد کی تربیت اس انداز میں کی جاتی ہے کہ وہ رضائے الہی کے حصول کے قابل ہو سکیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق نصاب کی تدوین مستقل بنیادوں پر کی جاتی ہے۔ نصاب میں الہامی علوم یعنی قرآن اور حدیث کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ معاشرتی ضروریات پورا کرنے کے لیے تاریخ، جغرافیہ، شہریت، سیاسیات، بشریات اور لسانیات جیسے عمرانی علوم بھی نصاب میں شامل کیے جاتے ہیں۔ اسلام کائنات پر غور اور اسے تسخیر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اسلامی نصاب تعلیم میں ریاضی، طبیعیات، کیمیا، حیاتیات، فلکیات اور الجبرا جیسے فطری علوم شامل کیے جاتے ہیں۔

حکمت تدریس The instructional strategy: اسلامی فلسفہ تعلیم ہر وہ تدریسی طریقہ اختیار کرنے کی سفارش کرتا ہے جو نصابی مواد موثر انداز میں پہنچائے۔ دیگر فلسفہ ہائے تعلیم کے برعکس اسلامی فلسفہ تعلیم تدریس کے انتخاب میں تعصب سے کام نہیں لیتا۔ کسی طریقہ تدریس کو منتخب یا رد کرنے کا تعلق اس کی افادیت پر ہے کہ وہ کس حد تک کامیابی کے ساتھ نصابی مواد طلبہ تک پہنچا سکتا ہے۔ قرآن و حدیث میں انسانوں کی تعلیم کے لیے مختلف مواقعوں پر مختلف تدریسی طریقے اختیار کیے گئے ہیں۔ نبی اکرمؐ عام طور پر تقریری طریقہ کے ذریعے صحابہؓ کو تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کریم میں تدریجی طریقہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسلام کے نزدیک بعض اوقات کسی چیز کو ایک ہی دفعہ بیان کر دینا کافی نہیں ہے۔ قرآن مجید میں نماز اور روزہ کی اہمیت بار بار بیان کی گئی ہے۔ یہ ایک تکراری طریقہ "Drill method" ہے جس کا مقصد متعلم کے ذہن پر بتائی گئی چیز کی اہمیت واضح کرنا ہے۔

سٹوڈنٹ Student: ٹیچر کا فرض ہے کہ وہ طالب علموں سے شفقت، احترام اور نرمی سے پیش آئے۔ متعلم پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے استاد کا احترام کرے۔ متعلم کو چاہیے کہ وہ سیکھے ہوئے علم سے فائدہ اٹھائے۔ اسے حصول علم کے سلسلے میں اپنی نیت صاف رکھنی چاہئے۔

ٹیچر Teacher: اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق استاد کو روحانی رہنما کا درجہ حاصل ہے۔ ٹیچر اسلامی ورثہ کا امین ہے۔ آنحضرتؐ نے ٹیچر کی حیثیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ”مجھے ٹیچر بنا کر بھیجا گیا ہے۔“ ٹیچر ہی اپنے طلبہ کا روحانی طبیب اور مشیر ہے۔ طلبہ کے روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور نفسیاتی مسائل حل کرنا بھی ٹیچر کے فرائض میں شامل ہے۔

انتظام تعلیم The administration of education: اسلامی فلسفہ تعلیم کے تحت تشکیل پانے والے تعلیمی اداروں کا ماحول، اخوت، مساوات، عدل، صداقت، مشاورت اور تقویٰ جیسی زریں اسلامی اقدار کا عکاس ہوتا ہے۔ ٹیچر خدمت کے جذبے سے سرشار اپنے طالب علموں کو تعلیم دیتا ہے۔ ٹیچر کے ذہن میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کے سلسلے میں خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔ تعلیمی ادارے کا سربراہ باہمی مشاورت سے تعلیمی معاملات چلاتا ہے۔ وہ اپنے رفقاء کا رکا دوست ہوتا ہے اور قدم قدم پر ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

3.8

اسلامی فلسفہ تعلیم کے اہم تعلیمی تصورات : Basic characteristics of Islamic philosophy of education

اسلامی فلسفہ تعلیم کے اہم تعلیمی تصورات کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے بنیادی نظریات کیا ہیں؟ اپنے موقف کی وضاحت دلائل سے کیجیے۔

What are the basic characteristics of Islamic philosophy of education. • What are the fundamentals of Islamic philosophy of education. • What are the principles of Islamic philosophy of education. • What are the basic theses of Islamic philosophy. • What are the salient features of Islamic philosophy of education. • What are the basic premises of Islam philosophy. • What are the guiding rules of Islamic philosophy of education. • What are the basic beliefs of Islamic philosophy of education. • What are the central tenets of Islamic philosophy.

اسلامی فلسفہ تعلیم ایک آسمانی فلسفہ تعلیم ہے۔ اس کے تمام تصورات میں خدائی منشا واضح نظر آتی ہے۔ کسی فرد واحد کو اسلامی فلسفہ تعلیم کے بنیادی تصورات میں تبدیلی کا اختیار نہیں ہے۔ یہ ایسا فلسفہ تعلیم ہے جو آسمان سے اترا ہے اور اس کی تشریح رسول کریم نے کی۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے اہم تعلیمی تصورات درج ذیل ہیں:-

مقاصد تعلیم Objectives of education: اسلامی فلسفہ تعلیم کی رو سے تعلیم بذات خود کوئی مقصد نہیں رکھتی بلکہ یہ مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اسلام کے نزدیک تعلیم وہ عمل ہے جو فرد کو رضائے الہی کے حصول کے قابل بناتا ہے اور اس میں خلافت ارضی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیم فرد سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ دین کی تبلیغ، اشاعت اور تحفظ کے لیے آپ کو تیار کرے گا۔ اسلامی تعلیم کا فرض ہے کہ وہ فرد کی تربیت اس انداز میں کرے کہ اس کی انفرادی خواہشات اللہ کی رضا سے ہم آہنگ ہو جائیں۔

نصاب Curriculum: اسلام کے نزدیک نصاب ان سرگرمیوں کا مجموعہ ہے جن کے ذریعے افراد کی تربیت اس انداز میں کی جاتی ہے کہ وہ رضائے الہی کے حصول کے قابل ہو سکیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق نصاب کی تدوین مستقل بنیادوں پر کی جاتی ہے۔ نصاب میں الہامی علوم یعنی قرآن اور حدیث کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ معاشرتی ضروریات پورا کرنے کے لیے تاریخ، جغرافیہ، شہریت، سیاسیات، بشریات اور لسانیات جیسے عمرانی علوم بھی نصاب میں شامل کیے جاتے ہیں۔ اسلام کائنات پر غور اور اسے تسخیر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اسلامی نصاب تعلیم میں ریاضی، طبیعیات، کیمیا، حیاتیات، فلکیات اور الجبرا جیسے فطری علوم شامل کیے جاتے ہیں۔

طریقہ تدریس Teaching method: اسلامی فلسفہ تعلیم ہر وہ تدریسی طریقہ اختیار کرنے کی سفارش کرتا ہے جو نصابی مواد موثر انداز میں پہنچائے۔ دیگر فلسفہ ہائے تعلیم کے برعکس اسلامی فلسفہ تعلیم طریقہ تدریس کے انتخاب میں تعصب سے کام نہیں لیتا۔ کسی طریقہ تدریس کو منتخب یا رد کرنے کا تعلق اس کی افادیت پر ہے کہ وہ کس حد تک کامیابی کے ساتھ نصابی مواد طلبہ تک پہنچا سکتا ہے۔ قرآن و حدیث میں انسانوں کی تعلیم کے لیے مختلف مواقعوں پر مختلف تدریسی طریقے اختیار کیے گئے ہیں۔ نبی اکرمؐ عام طور پر تقریری طریقہ (Lecture method) کے ذریعے صحابہؓ کو تعلیم دیتے تھے۔ قرآن کریم میں تدریسی طریقہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسلام کے نزدیک بعض اوقات کسی چیز کو ایک ہی دفعہ بیان کر دینا کافی نہیں ہے۔ قرآن مجید میں نماز اور روزہ کی اہمیت بار بار بیان کی گئی ہے۔ یہ ایک تکراری طریقہ (Drill method) ہے جس کا مقصد متعلم کے ذہن پر بتائی گئی چیز کی اہمیت واضح کرنا ہے۔

متعلم Student: مسلمان معلم کا فرض ہے کہ وہ طالب علموں سے شفقت، احترام اور نرمی سے پیش آئے۔ متعلم پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے استاد کا احترام کرے۔ متعلم کو چاہیے کہ وہ سیکھے ہوئے علم سے فائدہ اٹھائے۔ اسے حصول علم کے سلسلے میں اپنی نیت صاف رکھنی چاہئے۔

معلم Teacher: اسلامی فلسفہ تعلیم کے مطابق استاد کو روحانی رہنما کا درجہ حاصل ہے۔ معلم اسلامی ورثہ کا امین ہے۔ آنحضرتؐ نے معلم کی حیثیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ”مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“ معلم ہی اپنے طلبہ کا روحانی طبیب اور مشیر ہے۔ طلبہ کے روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور نفسیاتی مسائل حل کرنا بھی معلم کے فرائض میں شامل ہے۔

انتظام Administration: اسلامی فلسفہ تعلیم کے تحت تشکیل پانے والے تعلیمی اداروں کا ماحول، اخوت، مساوات، عدل، صداقت، مشاورت اور تقویٰ جیسی زریں اسلامی اقدار کا عکاس ہوتا ہے۔ معلم خدمت کے جذبے سے سرشار اپنے طالب علموں کو تعلیم دیتا ہے۔ معلم کے ذہن میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کے سلسلے میں خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔ تعلیمی ادارے کا سربراہ باہمی مشاورت سے تعلیمی معاملات چلاتا ہے۔ وہ اپنے رفقاء کار کا دوست ہوتا ہے اور قدم قدم پر ان کی رہنمائی کرتا ہے۔..... اسلامی فلسفہ تعلیم درج ذیل بنیادی خصوصیات کا حامل ہے:-

علم برائے عمل Knowledge for practice: اسلامی فلسفہ تعلیم میں علم برائے علم کا تصور موجود نہیں ہے۔ نبی کریمؐ نے ہر اس علم سے پناہ مانگی ہے جو نفع بخش نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے جادو ممنوع قرار دیا ہے۔ اسلام صرف اس علم کو اچھا سمجھتا ہے جو فرد کے کردار کا حصہ بن کر شخصیت کو نکھارے۔ قیامت کے دن انسان سے پوچھا جائے گا کہ اس نے جو علم حاصل کیا تھا اس پر کس حد تک عمل کیا۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کی رو سے علم کا عمل میں ڈھلنا ہی عمل تدریس کی کامیابی ہے۔

مفت تعلیم Free of charge education: اسلامی فلسفہ تعلیم کی رو سے تعلیم کاروبار نہیں بلکہ عبادت ہے۔ عہد نبوی سے برصغیر میں مسلمانوں کے دور حکومت تک تعلیم مفت تھی۔ متعلمین کے قیام و طعام اور کتابوں کے اخراجات تعلیمی انتظامیہ کے ذمہ تھے۔ مدارس میں طلبہ کو وظائف بھی دیے جاتے تھے۔

علم کا سرچشمہ Fountainhead of knowledge: اسلامی فلسفہ تعلیم کی رو سے علم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ انسان کو حقیقی علم وحی کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔ علم کی بدولت انسان کو دوسری تمام مخلوقات پر فضیلت دے کر اشرف المخلوقات ہونے کے منصب پر فائز کیا گیا ہے۔ وحی کے ذریعے حاصل ہونے والا علم ہی معتبر اور حتمی ہے۔

مادی اور روحانی پہلو Material and non-material aspect: اسلامی فلسفہ تعلیم دنیا کا واحد تعلیمی فلسفہ ہے جو فرد کی ذات کے مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں کی تربیت کا بندوست کرتا ہے۔ اسلام ایک طرف تو فرد کی اخلاقی تربیت کر کے اس کے کردار کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ کرتا ہے۔ دوسری طرف اس کی معاشی و معاشرتی ضروریات پورا کرنے کے اقدامات کرتا ہے۔ اسلام کے نزدیک تعلیم کا فرض ہے کہ وہ فرد کے روحانی اور مادی پہلوؤں کی تربیت کر کے اسے دنیوی اور اخروی زندگی میں کامیابی کے لیے تیار کرے۔

عالم گیر خواندگی Universal literacy: اسلام کے نزدیک تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسلام عالم گیر خواندگی کا خواہاں ہے۔ تعلیم حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے سب سے پہلے بلا تفریق رنگ، نسل اور ذات تمام انسانوں کو حصول علم کا حق دیا ہے۔

سرکاری سرپرستی State control: اسلامی نظام تعلیم آزاد اور خود مختار ہے۔ تعلیمی معاملات میں سرکاری مداخلت کو پسند نہیں کیا جاتا۔ حکم رانوں کا کام تعلیمی پالیسیاں بنانا نہیں بلکہ تعلیمی ترقی کے لیے سرمایہ فراہم کرنا ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کی رو سے حکومت کا فرض ہے کہ تعلیم کے فروغ کے لیے ہر ممکن وسائل اور تعلیمی سہولیات فراہم کرے۔

اسلامی فلسفہ تعلیم کے ماخذ: Sources of Islamic philosophy of education

اسلامی فلسفہ تعلیم کے ماخذ کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے بنیادی ذرائع کیا ہیں؟ واضح کیجیے۔ • اسلامی فلسفہ تعلیم کے حکمت کے سرچشمے کیا ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

What are the sources of Islamic philosophy of education. • What are the sources of Islamic concept of education.

اسلامی فلسفہ تعلیم کے ماخذ سے مراد وہ ذرائع ہیں جن کی معلومات اور اصولوں کی روشنی میں اسلامی نظام تعلیم کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیم کے عناصر حکمت و دانش کے مختلف سرچشموں سے رہنمائی لیتے ہیں۔ یہ حکمت کے سرچشمے اسلامی فلسفہ تعلیم کے ماخذ کہلاتے ہیں..... دنیا کا ہر فلسفہ تعلیم اپنے اصولوں کی تشکیل کے سلسلے میں ان ذرائع کا انتخاب کرتا ہے جن سے وہ زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق ضروری رہنمائی حاصل کر سکے۔ عام طور پر مذہبی تعلیمی فلسفے قوم کی مذہبی کتابوں کو فلسفہ تعلیم کا ماخذ بناتے ہیں۔ مسیحی تعلیم کے لیے 'انجیل' ہندو فلسفہ تعلیم کے لیے 'گیتا' یہودی فلسفہ تعلیم کے لیے 'تورات' فلسفہ تعلیم کے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح قرآن اور حدیث اسلامی فلسفہ تعلیم کے اہم ماخذ ہیں۔ ان ماخذات کو اسلامی تصور تعلیم کی بنیادیں بھی کہا جاسکتا ہے۔ ماہرین نے اسلامی فلسفہ تعلیم کے درج ذیل اہم ماخذات کی نشان دہی کی ہے:-

قرآن The Koran: قرآن آخری آسمانی کتاب اور اسلامی فلسفہ تعلیم کا پہلا ماخذ ہے۔ اس کتاب میں دنیوی اور اخروی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب اس ہستی کی نازل کردہ ہے جو انسان اور کائنات کا خالق ہے۔ قرآن کا بنیادی مقصد اللہ اور انسان کے درمیان تعلق پیدا کر کے زندگی کو با مقصد بنانا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف سماجی امور بلکہ انسان کو اپنے خالق سے تعلق قائم کرنے کے لیے بھی رہنما اصول بتاتی ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جو اسلامی فلسفہ تعلیم کی بنیاد ہے۔ قرآن کے اصول اور تعلیمات ابدی ہیں۔ اس اعتبار سے اسلامی فلسفہ تعلیم بھی ابدی ہے۔ دنیا کے تمام انسانوں کے لیے یہ مکمل فلسفہ تعلیم ہے۔ اسلامی تعلیم کا مقصد انسانوں کو راہ ہدایت سکھانا اور انہیں قرآن کے احکامات کے مطابق زندگی کے امور پر چلانے کے قابل بنانا ہے۔ اسی وجہ سے اسلامی فلسفہ قرآن سے رہنمائی لیتا ہے۔ ارشاد باری ہے:-

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُخَوِّشُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿١٥﴾ (9-17-15) بقیہ اسرائیل

حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَأَنَّهُ لَدُّكَ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿٢٥﴾ (44-43-25) الزمخشر

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے ایک بڑا شرف ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنا ہوگی۔

حدیث Hadith: حدیث سے مراد آخری پیغمبر حضرت محمدؐ کے ارشادات اور اعمال ہیں۔ آپ کا کردار اور طرز زندگی قرآن کی عملی تفسیر اور تشریح ہے۔ آپ نے سب سے پہلے اللہ کے احکامات کو اپنی ذات پر نافذ کیا۔ حدیث آپ کی زندگی کی لمحہ بہ لمحہ دستاویز ہے۔ اہمیت کے لحاظ سے حدیث اسلامی فلسفہ تعلیم کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔ قرآن کے بعد حدیث سب سے اہم ہے۔ حدیث قرآن کی تشریح ہے اور قرآن کا مفہوم متعین کرتی ہے۔ حدیث دراصل رسول کریمؐ کا طریقہ اور حکم ہے۔ یہ طریقہ اللہ کی رضا کی طرف لے جاتا ہے۔ حدیث کا اتباع اطاعت رسولؐ ہے جو حقیقت میں اطاعت الہی ہے۔ حدیث کی اہمیت خود قرآن نے بیان کی ہے۔ ارشاد باری ہے:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ (21-33-21) (الاحزاب)

درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول بہترین نمونہ ہیں۔ ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ 31-33 (آل عمران)

اے نبی لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

قیاس Analogy: قیاس ایک مثالی رائے ہے جس کا تعین قرآن و حدیث کی روشنی میں ہوتا ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف ثقافتی اقدار اور مختلف جغرافیائی حالات پائے جاتے ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہو جاتا ہے کہ وہاں پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ثقافتی اقدار اور جغرافیائی حالات کا ازسرنو جائزہ لیا جائے اور سماجی نظام کی تعمیر نو کی جائے۔ مسلم دانش ور اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں۔ وہ مخصوص سماجی اقدار اور مقامی روایات کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش قرآن و حدیث کی تعلیمات اور مقامی روایات کو ہم آہنگ کر دیتی ہے۔ طب اور سائنس کے میدانوں نے قیاس کی اہمیت کو بڑھا دیا۔ یہاں اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ ان میدانوں کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر واضح کیا جائے۔ پس کسی مخصوص صورت پر وہ استدلال پیش کرنا جو کسی اور صورت حال کے حقائق سے مشابہت رکھتا ہو قیاس کہلاتا ہے۔ تمام تر اختلافی امور کے باوجود قیاس اسلامی اصولوں کے لیے ایک ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے لیکن یہ قرآن اور حدیث کی حدود سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ قیاس ایک طرح کا منطقی استخراج (Logical deduction) ہے جس نے اسلامی فلسفہ تعلیم کے فروغ میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس کی بدولت علوم کے دائرہ کار میں وسعت ہوئی ہے۔ ایک زمانے میں مذہبی تعلیم کے اداروں میں سائنسی علوم کے حصول کے حوالے سے مذہبی علوم کا رویہ منفی تھا۔ انہوں نے سائنسی تجربات اور مشاہدات روکنے کی ہر ممکن کوشش کی اور سائنسی تحقیق کو مذہب سے دوری قرار دیا۔ مذہبی علما کے سامنے عقل کی اس بے بسی پر ابوحنیفہ اور شاہ ولی اللہ جیسے دانش وروں نے ”قیاس بطور ماخذ اسلامی تعلیم“ کا آزادانہ استعمال کیا۔ جو دانش ور قیاس کے حق میں تھے انہوں نے حیات نبوی سے کئی ایسی مثالیں پیش کی جن میں معاملات کا فیصلہ قیاس سے کیا گیا۔ ایک شخص رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ وہ اپنی بیوی کے بچے سے لالچ کا اعلان کرتا ہے کیوں کہ بچے کا رنگ کالا ہے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ اس کے اونٹ ہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں ہیں۔ پھر نبی کریمؐ نے اس سے پوچھا کہ ان اونٹوں کا رنگ کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ان کا رنگ سرخ ہے۔ پیغمبرؐ نے پھر پوچھا کہا کیا ان میں کوئی سرمئی رنگ کا بھی ہے۔ اس شخص نے ہاں میں جواب دیا۔ آپؐ نے پھر پوچھا کہ سرمئی رنگ کا اونٹ کہاں سے آیا۔ اس شخص نے جواب دیا ہو سکتا ہے کہ کچھ اونٹوں کے کچھ اونٹوں کے رنگ سرمئی ہوں۔ آپؐ نے کہا کہ تمہارے بچے کے رنگ کی بھی یہی وجہ ہو سکتی ہے۔ اس طرح آپؐ نے قیاس کی بدولت ایک بچے کو والد کی طرف سے لالچ سے بچالیا۔ قیاس کا مطلب نئے قوانین تشکیل دینا نہیں ہے۔ یہ تو صرف قوانین کے حقیقی ماخذوں (Original sources) سے عقلی استدلال کے ذریعے نئی صورت حال کے لیے اصول دریافت کرتا ہے۔

فقہ Fika: فقہ (Jurisprudence) ایسا علم ہے جو شرعی شہادتوں سے شرعی اقدار اخذ کرتا ہے۔ اس سرگرمی سے منسلک فرد کو فقیہ کہا جاتا ہے۔ فقہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مذہبی دانش وروں نے قرآن و سنت کی تعلیمات کی وضاحت کے لیے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ جب معاشرے میں رہتے ہوئے نئے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے تو وہاں پر فقہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ فقہ اسلامی تناظر میں معاشرتی و معاشی مسائل کے حل کے لیے ایک قانونی علم کا درجہ رکھتا ہے۔ سادہ لفظوں میں فقہ شریعت کا فہم شریعت کی تحقیق اور شرعی تعلیمات کے معانی متعین کرنے کا علم ہے۔ فقہ بطور ماخذ اسلامی فلسفہ تعلیم، تعلیمی اداروں میں قرآن و حدیث کے کردار کو نمایاں کرتا ہے۔ اگر علم ’تعلیم‘ ہے تو فقہ ’فہم‘ (Understanding) ہے۔ قرآن نے بھی فقہ کو بطور ماخذ علم اور ماخذ تعلیم پسند کیا ہے۔ قرآن نے لفظ فقہ کو فہم کے معانی میں استعمال کیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

(النورہ 122-9-11)

اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے۔ مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر

آتے اور اپنے آپ میں دین کا فہم پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ پرہیز کرتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فقہ کا تعلق صرف زندگی کے قانونی پہلو ہی سے نہیں بلکہ یہ زندگی کے تمام پہلوؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ جب فقہ کو بطور خاص قانونی مسائل کے حل اور تشریح کے لیے استعمال کیا جانے لگا تو ماہرین نے اس مضمون پر کتب تحریر کرنے کا آغاز کیا۔ اس سلسلے میں ہمیں دوسری صدی ہجری میں فقہ کے موضوع پر کئی کتب ملتی ہیں۔ فقہ کے موضوع پر پہلی باضابطہ کوشش ابو یوسف نے کی۔

حاصل بحث Discussion outcome: اہمیت کے لحاظ سے اسلامی فلسفہ تعلیم کے اہم ماخذ قرآن، حدیث، قیاس اور فقہ ہیں۔ قیاس اور فقہ کی بنیاد بھی قرآن و حدیث پر ہے۔ یہ درحقیقت ضمنی ماخذ ہیں جو حالات اور مخصوص ضروریات کی پیداوار ہیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم پر ان چاروں ماخذات کے اثرات ہیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کا مابعد الطبیعیاتی پہلو، علمیاتی پہلو اور قدریاتی پہلو براہ راست قرآن و حدیث سے رہنمائی لیتے ہیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کو جدید عہد کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے قیاس اور فقہ کی اہمیت واضح ہے۔ تعلیمی اداروں کے نصاب میں کیسی تبدیلیاں لائی جائیں، ہم نصابی سرگرمیاں کیسے تشکیل دی جائیں، طریقہ ہائے تدریس کو کس طرح طلبہ کی نفسیاتی ضروریات اور مقامی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ اس قسم کے دیگر سوالات کا تعلق قیاس اور فقہ سے ہے۔ قیاس اور فقہ تعلیمی مسائل کے حل کے لیے قرآن و حدیث کی حدود سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ وہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں ہی تعلیمی عمل میں درپیش مسائل کا حل ڈھونڈتے ہیں۔ میرے فہم کے مطابق اسلامی فلسفہ تعلیم پر قرآن اور حدیث، قیاس اور فقہ کے اثرات ہیں۔ ان کے بغیر اسلامی فلسفہ تعلیم اپنی خود مختار حیثیت برقرار نہیں رکھ سکتا۔

SOQs

SHORT OBJECTIVE QUESTIONS

- اسلامی تعلیم کے عناصر سے کیا مراد ہے۔
اسلامی تعلیم کے عناصر سے مراد اسلامی تعلیم کے وہ اجزاء ہیں جن کا بامعنی ربط تعلیم کو ایک با مقصد سرگرمی بنا کر افراد کی زندگی اور کردار میں الہامی تعلیمات کے مطابق تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔
- آپ کے خیال میں بنیاد ہائے تعلیم کیا ہے۔
بنیاد ہائے تعلیم وہ محرکات اور عوامل ہیں جنہیں تعلیم کے مختلف اجزاء کی تشکیل اور تنظیم کے دوران مد نظر رکھا جاتا ہے۔ ● بنیاد ہائے تعلیم ان بنیادی عوامل کو کہتے ہیں جو تعلیم کے مختلف اجزاء جیسے کہ مقاصد، نصاب، تدریسی طریقے اور جائزے کے ڈھانچے اور تنظیم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- تعلیم کی نظریاتی بنیاد کی جامع تعریف کریں۔
تعلیم کی نظریاتی بنیاد ان بنیادی افکار اور نظریات کو کہتے ہیں جنہیں تعلیمی نظام کی ترقی کے دوران خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ بنیاد اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تعلیم قوم کے نظریاتی اور ثقافتی تشخص کی حفاظت کرے اور اسے فروغ دے۔
- تعلیم کی فلسفیانہ بنیاد سے کیا مراد ہے۔
تعلیم کی فلسفیانہ بنیاد سے مراد معاشرے کے فلسفیانہ نقطہ نظر کو تعلیمی نظام میں شامل کرنا اور اسے مختلف تعلیمی عناصر میں ظاہر کرنا ہے۔ فلسفیانہ بنیاد زندگی کے بنیادی سوالات کا تجزیہ کرتی ہے جیسے انسان کا مقصد کیا ہے، اس کی کائنات میں جگہ کیا ہے، اور معاشرتی انصاف کی اصل کیا ہے۔ یہ بنیاد یہ طے کرتی ہے کہ تعلیم کا مقصد فرد کو ایک بہترین انسان بنانا اور معاشرے کے لیے کارآمد شہری بنانا ہے۔
- تعلیم کی نفسیاتی بنیاد کا مفہوم بیان کریں۔
تعلیم کی نفسیاتی بنیاد بچوں کی فطری ضروریات، رجحانات، اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی عمل کو ترتیب دینے پر زور دیتی ہے۔ نفسیات کی بنیاد پر یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ بچے کس طرح سیکھتے ہیں، ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کس انداز میں ہوتی ہے، اور ان کی دلچسپیاں اور رویے کیسے پروان چڑھتے ہیں۔
- تعلیم کی سماجی بنیاد کا تصور بیان کریں۔
تعلیم کی سماجی بنیاد سے مراد یہ ہے کہ تعلیمی نظام معاشرے کی ضروریات، خواہشات، اور تقاضوں کو پورا کرے۔ یہ بنیاد معاشرے کی ثقافتی، سماجی اور اقتصادی ساخت کو مد نظر رکھتی ہے اور تعلیم کے ذریعے ان عناصر کو مضبوط بناتی ہے۔ سماجی بنیاد کے تحت تعلیم کو اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ وہ معاشرے میں ہم آہنگی پیدا کرے، طبقاتی فرق کو کم کرے، اور افراد کو سماجی ذمہ داریوں کے لیے تیار کرے۔

- تعلیم کی معاشی بنیاد سے کیا مراد ہے۔
تعلیم کی معاشی بنیاد قوم کی اقتصادی ضروریات اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی نظام کی تشکیل پر زور دیتی ہے۔ یہ بنیاد اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تعلیم کے ذریعے افراد کو معاشی طور پر خود کفیل بنایا جائے اور وہ قوم کی اقتصادی ترقی میں کردار ادا کر سکیں۔
- آپ کے خیال میں اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیاد کیا ہے۔
اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیاد سے مراد خدا، انسان اور کائنات کے بارے میں وہ الہامی اصول ہیں جن کی بنیاد پر انسان اور خدا کے درمیان تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہی الہامی اصول اسلامی فلسفہ تعلیم کی نظریاتی بنیاد ہیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کے تحت وجود پانے والے نظام تعلیم کے تمام عناصر میں خدا، انسان اور کائنات کے بارے میں الہامی اصول عملی صورت میں نظر آتے ہیں۔
- اسلامی فلسفہ تعلیم کی سماجی بنیاد کی جامع تعریف کریں۔
اسلامی فلسفہ تعلیم کی سماجی بنیاد سے مراد نظام تعلیم کی تشکیل میں اسلامی نقطہ نظر سے فرد کی معاشرتی ضروریوں کو پیش نظر رکھنا ہے۔ فرد اور معاشرہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ معاشرے کے بغیر کوئی فرد کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔ تعلیمی عمل میں فرد کی معاشرتی ضروریات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ تعلیم فرد کی اس انداز میں معاشرتی تربیت کرنا چاہتی ہے کہ وہ معاشرے کا مفید کارکن بن سکے۔ تعلیم کی فرد کے بارے میں یہی معاشرتی کوشش تعلیم کی سماجی بنیاد ہے۔
- اسلامی فلسفہ تعلیم سے کیا مراد ہے۔
اسلامی فلسفہ تعلیم سے مراد تعلیم سے متعلق اسلام کے پیش کردہ اصولوں اور تصورات کا تعلیمی عمل پر اطلاق ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم ان تعلیمی روایات اور اطلاقات کا مجموعہ ہے جو اسلام نے پیش کی ہیں۔ اسلامی فلسفہ تعلیم اسلام کا پیش کردہ وہ کائناتی نقطہ نظر ہے جسے اسلامی معاشرہ میں جاری نظام تعلیم میں سمویا جاتا ہے۔
- اسلامی فلسفہ تعلیم کے ماخذ کا مفہوم بیان کریں۔
اسلامی فلسفہ تعلیم کے ماخذ سے مراد وہ ذرائع ہیں جن کی معلومات اور اصولوں کی روشنی میں اسلامی نظام تعلیم کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیم کے عناصر حکمت و دانش کے مختلف سرچشموں سے رہنمائی لیتے ہیں۔ یہ حکمت کے سرچشمے اسلامی فلسفہ تعلیم کے ماخذ کہلاتے ہیں
- حدیث کا تصور بیان کریں۔
حدیث سے مراد آخری پیغمبر حضرت محمدؐ کے ارشادات اور اعمال ہیں۔ آپ کا کردار اور طرز زندگی قرآن کی عملی تفسیر اور تشریح ہے۔ آپ نے سب سے پہلے اللہ کے احکامات کو اپنی ذات پر نافذ کیا۔ حدیث آپ کی زندگی کی لمحہ بہ لمحہ دستاویز ہے۔ اہمیت کے لحاظ سے حدیث اسلامی فلسفہ تعلیم کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔
- قیاس سے کیا مراد ہے۔
قیاس ایک مثالی رائے ہے جس کا تعین قرآن و حدیث کی روشنی میں ہوتا ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف ثقافتی اقدار اور مختلف جغرافیائی حالات پائے جاتے ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہو جاتا ہے کہ وہاں پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ثقافتی اقدار اور جغرافیائی حالات کا ازسرنو جائزہ لیا جائے اور سماجی نظام کی تعمیر نو کی جائے۔
- آپ کے خیال میں فقہ کیا ہے۔
ایسا علم ہے جو شرعی شہادتوں سے شرعی اقدار اخذ کرتا ہے۔ اس سرگرمی سے منسلک فرد کو فقیہہ کہا جاتا ہے۔ فقہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مذہبی دانش وروں نے قرآن و سنت کی تعلیمات کی وضاحت کے لیے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔